

”اقوال حکمت“

مصنف: مولانا وحید الدین خان

صفحات: ۱۹۶

قیمت: ۳۰ روپے

ناشر: محمد احسن تھامی، دارالتذکیر رحمن مارکیٹ غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور۔ فون: ۷۲۳۱۱۹

سائنسی ترقی کے باعث بے شمار چیزیں وجود میں آچکی ہیں۔ ان چیزوں کا اصل مقصد تو انسان کی زندگی کو پر آسائش بنانا ہے مگر یہ چیزیں دنیوی رتبے کا معیار بھی بن گئی ہیں۔ چنانچہ انسان شب و روز انہی چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے سرگرداں رہتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ ایک اور دنیا بھی ہے جس میں ایک دن اس نے منتقل ہونا ہے اور اُس دنیا میں بھی انسانوں کے کچھ رتبے ہیں جنہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے بلکہ حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے۔

ایسے لوگوں کا یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ دین و دانش کی باتوں کے لیے وقت نہیں نکال پاتے یا بہت کم وقت نکال پاتے ہیں۔ مولانا وحید الدین عصر حاضر کے تقاضوں اور مسائل سے خوب واقف ہیں۔ کم سے کم الفاظ میں دوسروں تک اپنی بات پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ مولانا دریا کو کوزے میں بند کرنے کا فن بہت اچھی طرح جانتے ہیں اس لیے وہ اپنی اس کوشش میں پوری طرح کامیاب ہو جاتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں وہ اپنے اس فن کی بلندیوں کو چھوتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ عالم کا پروردگار مایوسی کو کفر قرار دیتا ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ مایوس لوگوں کے دلوں میں امید پیدا کرتی ہے۔ گرے ہوئے لوگوں کو اٹھانے کا باعث بنتی ہے۔ بالفاظ دیگر

یہ کتاب کسی خزاں رسیدہ شاخ پر پھوٹی ہوئی کوئیل کی طرح دیکھنے والے کو امید کا پیغام دیتی ہے۔
اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں مولانا نے اپنے ان سیاسی نظریات کو بیان نہیں
کیا اور سیاسی و مذہبی شخصیات پر وہ غیر متوازن تنقید بھی نہیں کی جو وہ اکثر کرتے ہیں اور اپنے
دعوتی کام کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔ لہذا وہ لوگ جنہوں نے دعوت کے نقطہ نظر سے مولانا کی
کتابیں دوسروں کو دینی بند کر دی ہیں وہ یہ کتاب دین و دانش کے فروغ کے لیے بلا تامل دوسروں کو
دے سکتے ہیں۔

ذیل میں اس کتاب کے چند اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

”جو شخص اپنے آپ پر فتح حاصل کر لے اس کے لیے دوسروں پر فتح حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں
ہے۔“..... ”منفی نفسیات میں جینے والا انسان تاریخ کا معمول ہوتا ہے اور ایجابی نفسیات میں جینے
والا انسان تاریخ کا عامل ہوتا ہے۔“..... ”اپنے حق سے زیادہ چاہنا اپنے آپ کو اپنے واقعی حق سے
محروم کر لینا ہے۔“..... ”سب کچھ کھونے کے بعد بھی اگر آپ کے اندر حوصلہ باقی ہے تو سمجھ لیجیے کہ
ابھی آپ نے کچھ نہیں کھویا۔“..... ”ہر آدمی اپنے گزشتہ کل کو کھوپکا ہے کامیاب وہ ہے جو اپنے
آج کو نہ کھوئے۔“..... ”میں نے وقت کو برباد کیا تھا اب وقت خود مجھ کو برباد کر رہا ہے۔“.....
”مواقع نکل جاتے ہیں مگر ----- مواقع ختم نہیں ہوتے۔“..... ”نہ گرنا کمال نہیں کمال یہ ہے کہ تم گرو
اور پھر از سر نو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔“..... ”جلدی نہ کرو کیوں کہ تم جتنی جلدی کرو گے اتنی ہی زیادہ
دیر لگے گی۔“..... ”تدبیری واپسی منصوبہ بن اقدام کا پہلا مرحلہ ہے۔“..... ”عقل مند وہ ہے جو
دوسروں کی غلطیوں کو بھول جائے اور اپنی غلطیوں کو ہمیشہ یاد رکھے۔“..... ”نا کافی تیار کے ساتھ
کیا ہوا اقدام مسئلہ کو پہلے سے زیادہ سخت بنا دیتا ہے۔“..... ”تجربہ وہ ہے جو دوسروں سے سیکھا
جائے کیوں کہ اپنا تجربہ تو ہمیشہ نقصان کی قیمت پر حاصل ہوتا ہے۔“..... ”کوئی بڑا کام صرف وہ
شخص کرتا ہے جو اپنے آپ کو چھوٹا کام کرنے پر راضی کر لے۔“..... ”جو لوگ چھوٹی چیزوں میں
الچھے ہوئے ہوں وہ صرف اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں کوئی بڑی چیز نہ پاسکے۔“
..... ”کبھی جاننا اس کا نام ہوتا ہے کہ آدمی یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔“..... ”بزدلی دکھا کر
چپ ہونے سے بہتر یہ ہے کہ آدمی بزدلی دکھائے بغیر چپ ہو جائے۔“..... ”خربوزہ اگر چھری سے
نکرائے تو یہ خودکشی کا ایک فعل ہو گا نہ کہ کوئی مجاہدانہ اقدام۔“..... ”لوگ صرف یہ جانتے ہیں کہ
ان کو کیا بولنا ہے مگر عقل مند آدمی وہ ہے جو یہ بھی جانے کہ اس کو کیا بولنا نہیں ہے۔“.....

”عقل مند آدمی ہر چیز کی امید اپنے آپ سے کرتا ہے اور بیوقوف آدمی ہر چیز کی امید دوسروں سے۔“
 ”اگر آپ عمل میں کم ہوں تو زیادہ الفاظ بول کر آپ اس کی تلافی نہیں کر سکتے۔“ ”بعض حالات میں عمل کرنا یہ ہوتا ہے کہ آدمی کوئی عمل ہی نہ کرے۔“ ”محرومی آپ کے لیے ترقی کا زینہ ہے اگر وہ آپ کی دبی ہوئی قوتوں کو جگانے والی ثابت ہو۔“ ”انتقام لینے سے پہلے سوچ لو کہ انتقام کا بھی انتقام لیا جائے گا۔“ ”اگر آپ دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو پہلے ناکامی کا استقبال کرنے کا حوصلہ پیدا کیجیے۔“ ”مشکل ایسا عذر ہے جس کو تاریخ کبھی قبول نہیں کرتی۔“ ”صبر بے عملی نہیں صبر منصوبہ بند عمل کا دوسرا نام ہے۔“ ”پانے کے لیے ہمیشہ کھونا پڑتا ہے لوگ کھونے کے لیے تیار نہیں ہوتے اس لیے اکثر لوگ پانے والے بھی نہیں بنتے۔“ ”برداشت بزدلی نہیں برداشت زندگی کا ایک اصول ہے۔“ ”کامیابی کا راز یہ ہے کہ آدمی اپنی ناکامی کے راز کو جان لے۔“ ”ناکامی کے اسباب ہمیشہ آدمی کے اپنے اندر ہوتے ہیں مگر اکثر وہ ان کو دوسروں کے اندر تلاش کرنے لگتا ہے۔“ ”دوسروں کی شکایت کرنا اکثر حالات میں صرف اپنی نااہلی کا اعتراف ہوتا ہے۔“ ”عام لوگ اپنی بڑائی میں جیتے ہیں مومن وہ ہے جو خدا کی بڑائی میں جینے لگے۔“ ”اچھے مزاج کی بہترین علامت یہ ہے کہ آدمی برے مزاج کو برداشت کرنے لگے۔“ ”معاملات میں مشورہ کیجیے مشورہ کرنا اپنے آپ کو نقصان سے بچانا ہے۔“ ”غلطی پر سرکشی کا اضافہ نہ کیجیے کیوں کہ خدا کے یہاں غلطی قابل معافی ہے مگر سرکشی قابل معافی نہیں۔“ ”حسد اور گھمنڈ جب آدمی کے اندر داخل ہوتے ہیں تو وہ عقل کو باہر کر دیتے ہیں۔“ ”دوسروں سے نہ لڑنے کے لیے اپنے آپ سے لڑنا پڑتا ہے۔“ ”اتحاد کیا ہے اختلاف کے باوجود متحد ہو کر رہنا۔“ ”جھوٹا انسان طاقت کے آگے جھکتا ہے سچا انسان وہ ہے جو دلیل کے آگے جھک جائے۔“ ”آدمی کے بے عیب ہونے کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ دوسروں کے اندر عیب نہ تلاش کرتا ہو۔“ ”جو آدمی کل کے دن خدا کی پکڑ سے نہ ڈرتا ہو آپ آج بھی اس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔“ ”طاقت سے دشمن کے اوپر فتح پانا آدھی فتح ہے اور محبت سے دشمن کے اوپر فتح پانا پوری فتح ہے۔“

”اقوال حکمت“ ایک جیبی سائز کتاب ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔ پروف ریڈنگ معیاری ہے۔ اور ٹائٹل سادہ مگر پُر وقار ہے۔